

حق و باطل کا معرکۃ الآراء

مُقدّمہ مرزائیہ بہاولپور

رُوداد ۱۹۲۶ء لغایت ۱۹۳۵ء

جس میں

جناب جج محمّد اکبر خان صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی

ڈِسٹرکٹ جج بہاول پور

نے مرزائیت کو اِرتداد قرار دے کر مُسلمہ کا نِکاح مرزائی سے فسخ فرمایا

جلد اوّل

حق و باطل کا معرکۃ الآراء

مُقدّمہ مرزائیہ بہاولپور

رُوداد ۱۹۲۶ء لغایت ۱۹۳۵ء

جس میں

جناب جج محمد اکبر خان صاحب بی اے ایل ایل بی

ڈسٹرکٹ جج بہاول پور

نے مرزائیت کو اِرتداد قرار دے کر مُسلمہ کا نکاح مرزائی سے فسخ فرمایا

جلد اوّل

اِسلامک فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

۱- ڈیوس روڈ ○ لاہور

قیمت -/[redacted] روپے

مقدمۂ مرزائیہ بہاولپور ۱۹۳۵ء

تاریخ طبع

ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ مطابق اکتوبر ۱۹۸۸ء

طابع ———— محمد ریاض

مطبع ———— محمود ریاض پرنٹرز
ہجویری پارک، لاہور

تعداد ———— ایک ھزار

ملنے کا پتہ

۱ : اسلامک فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ۱۔ڈیوس روڈ، پوسٹ بکس نمبر ۹۰۰، لاہور ۵، فون : ۳۰۳۲۰۲، ۳۰۳۲۰۶
۲ : سید رشید احمد اندرابی، ۲۱۔بی ماڈل ٹاؤن لاہور، فون : ۸۵۲۲۲۱
۳ : مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ، لاہور
۴ : میر عبدالقادر عبدالغنی اینڈ برادرز ربن لبیرا محلہ میر سراج الدین صاحب بہاولپور، فون : ۶۶ ۶۳
۵ : محمد منشاء ۱۵۸۔بیت البدر۔ عظیم روڈ، بہاولنگر

مقامِ اشاعت

اسلامک فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ۱۔ڈیوس روڈ، لاہور

جو شخص خاتم الانبیاءؐ کے بعد وحی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ اور عیسٰی علیہ السلام کو پہلے نبی مانتے ہیں۔ اس کے سوا جو وحی ہے۔ وہ وحی نبوۃ نہیں ہے۔ لفظ وحی کا اس پر اطلاق ہوگا۔ وحی قرآن کا لفظ ہے۔ اور لغت میں جتنے معنی وحی کے لیے گئے ہیں۔ ان پر وحی کا لفظ اطلاق ہو سکتا ہے۔ حضرت مریم اور ام موسیٰ (والدہ موسیٰ) کی طرف جس وحی کا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ وہ چونکہ پیغمبر نہیں ہیں۔ اس لیے اس وحی سے وہ دوسری وحی مراد ہوگی۔ جو ظنی ہے۔

قرآن شریف میں جو تین طریقے وحی کے مذکور ہیں۔ ام موسیٰ اور حضرت مریم کی طرف جو وحی آئی ہوگی۔ وہ ان تینوں طرق میں سے ہوگی۔ مگر عام مفسرین نے اس آیت وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب الخ کو وحی نبوت پر ہی اتارا ہے۔

مکتوبات امام ربانی جلد ثانی صفحہ ۹۹۔ مکتوب ۵۱ کو میں نے سنا ہے۔ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ کشفی ہے۔ یا الہامی ہے جو حجت قطعی نہیں ہے۔ شیخ مجدد کی کلام کشف والہام میں ہے۔

توہین انبیاء کے بارے میں میں نے تصریح کردی اپنے بیان میں کہ سب کی قسم تعریض سے بھی ہوتی ہے۔ اور لزوم سے بھی ہوتی ہے۔

لیکن میں نے وجہ ارتداد مرزا صاحب میں تعریض کو نہیں لیا بلکہ جس ہجو کو انہوں نے قرآن مجید سے مستند کیا اور اسے قرآن مجید کی تفسیر گردانا اور جس ہجو کو اپنی جانب سے حق کہا میں اسے وجہ ارتداد سمجھتا ہوں۔ اور اسی کو ارتداد کی وجہ قرار دیا۔

مرثیہ شیخ رشید احمد صاحب گنگوہی صفحہ ۷، ۸ کے اشعار صفحہ ۳۳ کے اشعار متعلق مسیح کا جواب۔ } شیخ الہند صاحب کے جو شعر نقل کیے گئے۔

اس کے متعلق یہ جواب ہے کہ جو مدحیہ اشعار ہوں۔ وہ تحقیقی نہیں ہوتے بلکہ بشر کی کلام الکل کے ہوتے ہیں اور شاعرانہ محاورہ، نئی نوع کلام کی تسلیم کیا گیا ہے۔ فرق اس میں یہ ہے کہ جو خدا کی کلام ہوگی وہ عقیدہ ہوگا اور وہ تحقیق ہوگی اور وہ کسی طرح سے اٹکل نہ ہوگی۔ حقیقت حال ہوگی۔ نہ کم نہ بیش بشر انتہا کو حقیقت کی نہیں پہنچتا تخمینی لفظ کہتا ہے۔ اور دنیا نے اس کو تسلیم کیا۔ کہ شاعرانہ، نوع تعبیر، عام اطلاق الفاظ نہیں ہے۔ اور وہ تخمینہ پر عبارت کہہ دیتے ہیں۔ جو آس پاس (قریب قریب) ہوتی ہے۔ ٹھیک حقیقت نہیں ہوتی اور خود شاعر کی نیت میں اور ضمیر میں منوانا اس کا عالم کو منظور نہیں ہوتا۔

جھوٹ میں اور شاعر میں یہ فرق ہے۔ کہ جھوٹا کوشش کرتا ہے۔ کہ میری کلام کو لوگ سچ مان لیں اور شاعر کی اصلاً یہ کوشش نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ خود سمجھتا ہے کہ حاضرین بھی میری اس کلام کو حقیقت پر نہیں سمجھیں گے۔ بلکہ اگر کوئی حقیقت پر سمجھے تو اس کی اصلاح کے درپے ہوتا ہے۔ دوسرے وقت ایسے وقائع دنیا میں بہت پیش آچکے ہیں۔ مبالغہ شاعروں